مسلمانوں کی تعداد: 12 ہزار

غزوہ حنین (۸ ہجری)

غزوہ بنو ہوازن

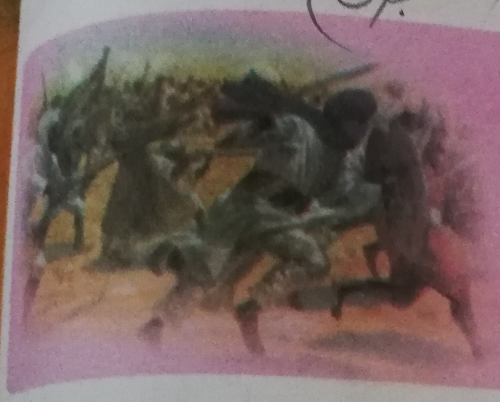

حاصلاتِ تعلم

اس سبق کے مطالعے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- غزوہ حنین کے اسباب و واقعات مختصر طور پر جان سکیں۔
- غزوہ حنین کے اثرات سے واقف ہو سکیں۔
- اللہ تعالیٰ پر کامل یقین اور توکل کر سکیں۔

تعارف

مکہ مکرمہ اور طائف کے درمیان ایک پُرخطر وادی ہے جس کا نام "حنین" ہے۔ یہ وادی مکہ مکرمہ سے چالیس کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ اس وادی میں مسلمانوں اور دو اسلام دشمن قبائل کے درمیان ہونے والی لڑائی کو غزوۂ حنین کہتے ہیں۔ بنو ہوازن اور بنو ثقیف اس معرکے میں مسلمانوں کے حریف تھے۔

اسباب و وجوہات

فتح مکہ کے بعد بہت سے اردگرد کے قبائل مسلمان ہو گئے تھے۔ مگر وادیٔ حنین کے مقیم دو قبائل مسلمانوں سے سخت نفرت کرتے تھے۔ ان کو مسلمانوں کا غلبہ پسند نہیں تھا۔ چنانچہ ان دو قبائل نے چند اور قبائل کو اپنے ساتھ ملا کر مسلمانوں کے خلاف جنگ کی تیاری کی۔ بنو ہوازن کے سردار مالک بن عوف نے مردوں کے ساتھ تمام عورتوں اور بچوں کو بھی ساتھ لے لیا۔ یہاں تک کہ تمام گھر کا سامان اور جانور بھی تاکہ لوگ بہادری سے لڑیں اور میدان سے بھاگ نہ سکیں۔ مسلمان بھی چھ شوال آٹھ ہجری کو بنو ہوازن اور ان کے اتحادیوں سے جنگ کے لیے مکہ مکرمہ سے حضور ﷺ کی قیادت میں روانہ ہوئے۔ آپؐ کے پاس ۱۲ ہزار کا لشکر تھا۔ ان میں سے دس ہزار صحابہ کرامؓ مدینہ سے آپؐ کے ساتھ آئے تھے اور دو ہزار مکہ مکرمہ سے تھے، جن میں سے زیادہ تر نو مسلم تھے۔

لشکر کی تعداد، سامان کی فراوانی اور جنگی سامان نے چند مسلمانوں کے دلوں میں فخر ڈال دیا اور یہ کہنے لگے کہ آج تو ہمیں کوئی نہیں روک سکتا اور نہ شکست دے سکتا ہے۔ ان باتوں کی خبر جب نبی ﷺ کو ہوئی تو انھوں نے ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا۔

واقعات

دس شوال سن آٹھ ہجری کو مسلمانوں نے وادیِ حنین میں پڑاؤ ڈالا۔ مالک بن عوف یہاں پہلے ہی اپنے لشکر کو تنگ گھاٹیوں اور دروں میں چھپا کے بیٹھا ہوا تھا۔ اگلی صبح جب مسلمانوں نے آگے بڑھنا شروع کیا تو چھپے ہوئے دشمن نے اچانک تیروں کی بارش کر دی۔ ساتھ ہی سب نے ایک

ساتھ مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔ اس اچانک حملے نے مسلمان لشکر کو سنبھلنے کا موقع نہ دیا جس کی وجہ سے بھگدڑ مچ گئی۔ آپ ﷺ نے ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا اور بہت کم صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے ساتھ شجاعت سے مقابلہ کیا۔ آپؐ اپنی سواری پر بیٹھے آگے بڑھتے رہے۔ آپ کی زبان پر یہ الفاظ تھے:

"میں نبی ہوں، یہ جھوٹ نہیں، میں عبدالمطلب کا بیٹا (پوتا) ہوں۔"

ان حالات میں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ ﷺ نے حکم دیا کہ بلند آواز میں سب کو پکاریں۔ انھوں نے بلند آواز میں پکارا:

"اے درخت والو! (اے بیعت رضوان والو!) کہاں ہو؟"

ان الفاظ کو سنتے ہی سب صحابہ کرام رضی اللہ عنھم تیزی سے جمع ہونا شروع ہو گئے۔ اور دونوں گروہوں میں گھمسان کی جنگ شروع ہو گئی۔ آپؐ نے ایک مٹھی بھر کے مٹی لی اور دشمن پر پھینکی۔ یہ مٹی ایسے پھیلی کہ دشمن کے ہر فرد کی آنکھوں میں پڑ گئی۔ اس غزوہ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی فرشتوں کے ذریعے مدد کی۔ جلد ہی دشمن کے قدم اُکھڑ گئے اور مسلمان فاتح ہوئے۔

صلح حدیبیہ کے موقع پر تمام صحابہ کرامؓ نے آپ ﷺ کے ہاتھ پر جو بیعت کی تھی اسے بیعتِ رضوان کہا جاتا ہے۔ چونکہ یہ درخت کے نیچے ہوئی تھی اس لیے ان لوگوں کو اصحابِ شجرہ کہا جاتا ہے۔

اس غزوہ کا سورہ التوبہ میں یوں ذکر آتا ہے:۔

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ نے بہت سے موقعوں پر تم کو مدد دی ہے۔ اور جنگِ حنین کے دن۔ جب تم کو اپنی (جماعت کی) کثرت پر فخر تھا تو وہ تمھارے کچھ بھی کام نہ آئی۔ اور زمین کشادگی کے باوجود تم پر تنگ ہو گئی۔ پھر تم پیٹھ پھیر کر بھاگے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ اور مومنین پر اپنی سکینت نازل فرمائی۔ اور (تمھاری مدد کو فرشتوں کے) لشکر جو تمھیں نظر نہیں آتے تھے (آسمانوں) سے اُتارے اور کافروں کو عذاب دیا اور کفر کرنے والوں کی یہی سزا ہے۔" (التوبہ: ۲۵، ۲۶)

نتائج واثرات

اس غزوہ میں دشمن کے ستر آدمی مارے گئے، چار مسلمان شہید ہوئے اور بہت سے کفار قیدی ہوئے۔ بہت سا مالِ غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ لگا۔ بعد ازاں آپؐ نے قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک کیا اور سب کو معاف کر کے رہا کر دیا۔ اس حسنِ سلوک کی وجہ سے بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کر لیا۔

اس غزوہ میں چند مسلمانوں سے یہ غلطی ہوئی کہ انھوں نے ظاہری مال واسباب کو دیکھ کر خود پسندی اور فخر کیا کہ اب تو ان کو کوئی بھی شکست نہیں دے سکتا کیوں کہ ان کی تعداد بھی زیادہ ہے اور سامانِ جنگ بھی۔ اس وجہ سے شروع میں ہی دشمن کے اچانک وار نے ان کے پاؤں اُکھیڑ دیے۔ جس سے یہ سبق ملتا ہے کہ کامیابی صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ پر مکمل یقین ہونا چاہیے۔ بے جا فخر وغرور سے بچنا چاہیے۔ اور اطاعتِ رسول ﷺ میں رب کی رضا سمجھنی چاہیے۔

مشق

سوال نمبر ۱: دیے گئے جوابات میں سے مناسب ترین پر (✓) کا نشان لگائیں۔

۱۔ غزوہ حنین پیش آیا:
الف) ۸ ہجری　ب) ۹ ہجری　ج) ۱۰ ہجری　د) ۱۱ ہجری

۲۔ مالک بن عوف سردار تھا:
الف) بنو بکر کا　ب) بنو ثقیف کا　ج) بنو خزاعہ کا　د) بنو ہوازن کا

۳۔ غزوہ حنین کا ذکر ہے:
الف) سورۃ الحجرات میں　ب) سورۃ بنی اسرائیل میں　ج) سورۃ التوبہ میں　د) سورۃ الفتح میں

۴۔ حضور ﷺ نے بلند آواز میں پکارنے کو کہا:
الف) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو　ب) حضرت ضمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو　ج) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو　د) حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

۵۔ غزوۂ حنین میں مسلمانوں کی تعداد تھی:
الف) ۷ ہزار　ب) ۱۰ ہزار　ج) ۱۲ ہزار　د) ۱۵ ہزار

سوال نمبر ۲: خالی جگہ پر کریں۔

۱۔ ۱۰ شوال ۸ھ ہجری کو مسلمانوں نے وادیٔ حنین میں پڑاؤ ڈالا۔
۲۔ آنحضرت ﷺ نے مٹھی بھر کے مٹی دشمن پر پھینکی۔
۳۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلند آواز میں پکارا: اے درخت والو! (بیعت رضوان)
۴۔ غزوۂ حنین میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی فرشتوں کے ذریعے مدد کی۔
۵۔ غزوۂ حنین میں کفار کے ستر/۷۰ لوگ مارے گئے۔

سوال نمبر ۳: درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

۱۔ غزوۂ حنین کن کے درمیان ہوا؟ غزوہ حنین مسلمانوں اور وادی حنین میں بسنے والے دو قبائل بنو ہوازن اور بنو ثقیف کے درمیان ہوا۔
۲۔ غزوۂ حنین کا سبب بیان کریں۔
۳۔ حضور ﷺ نے حنین کے قیدیوں کے ساتھ کیا سلوک کیا؟
۴۔ لشکرِ اسلام کو شروع میں کیوں پریشانی کا سامنا کرنا پڑا؟
۵۔ حضور ﷺ نے مسلمانوں کو اکٹھا کرنے کے لیے کیا تدبیر اختیار کی؟

سوال نمبر ۴: درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب لکھیں۔

۱۔ غزوۂ حنین کے واقعات بیان کریں۔

۲۔ غزوۂ حنین کے نتائج و اثرات بیان کریں۔

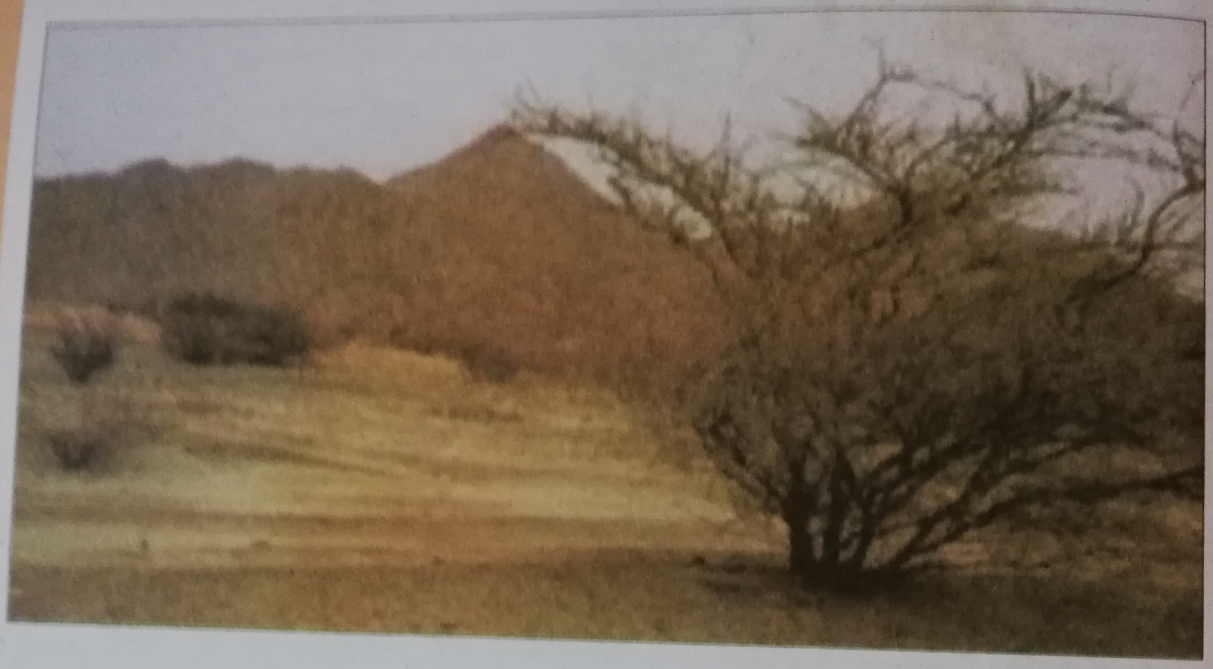

سرگرمی

- غزوۂ حنین میں حاصل ہونے والے سبق کے بارے میں طلبہ جماعت میں آپس میں بات چیت کریں اور اس پر چند جملے تحریر کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو غزوۂ حنین کے مزید واقعات سنائیں۔
- طلبہ کو نقشے سے غزوۂ حنین کے حالات سمجھائیں۔